78597 ـ كسى عورت سے زنا كے بعد اس كى بيٹى سے شادى كرنے كا حكم

سوال

ميرى تيس برس ہے شيطان كے بہكاوے ميں آ كر ميں نے ايك عورت سے زنا كر ليا، اور اللہ كے فضل و كرم سے ميں سچى توبہ كر چكا ہوں اميد ہے اللہ نے توبہ قبول كر لى ہوگى، اب تك ميں نے شادى نہيں كى، ميرى والدہ نے ميرے ليے ايك لڑكى كا انتخاب كيا ليكن يہ لڑكى اس عورت كى بيٹى ہے جس سے ميں زنا كر چكا ہوں (يہ علم ميں رہے كہ زنا دو برس قبل ہوا تھا، اور اب وہ لڑكى بيس برس كى ہے) اس ليے برائے مہربانى مجھے معلومات فراہم كريں كہ آيا يہ شادى حرام ہے يا نہيں ؟
برائے مہربانى اس مسئلہ ميں تفصيل كے ساتھ معلومات ديں كہ آيا جائز ہے يا حرام ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كى توبہ قبول فرمائے اور آپ يہ كوشش كريں كہ يہ توبہ سچى ہو؛ كيونكہ زنا كا جرم اور گناہ بہت عظيم ہے، اس كے نتيجہ ميں بہت سارى خرابياں پيدا ہوتى ہيں، اور پھر شادى شدہ زانى شخص تو رجم كا مستحق ٹھرتا ہے، اور حدود اللہ ميں اس سے بڑھ كر كوئى حد نہيں؛ كيونكہ زنا كا جرم ہى اتنا قبيح اور شنيع ہے كہ وہ اسى كا مستحق ہے.

ہمارى آپ كو يہى نصيحت ہے كہ آپ اس لڑكى سے شادى مت كريں، اس ليے نہيں كہ يہ نكاح حرام ہے، بلكہ اس ليے كہ اس نكاح كى بنا پر آپ اس عورت كے اور قريب ہو جائيں گے جس سے آپ زنا كر چكے ہيں، اور اس كے قريب ہونا آپ كو اس قبيح اور شنيع جرم كى ياد دلاتى رہے گى، اور ہو سكتا ہے كہ آپ كو دوبارہ شيطان بہكا دے اور اسے مزين كركے پيش كرے اور آپ دوبارہ اس جرم كا ارتكاب كر بيٹھيں.

كيونكہ فحاشى اور معصيت والى جگہوں سے دور رہنا توبہ كى تكميل ميں شامل ہوتا ہے، اور اس كى دليل وہ حديث ہے جس ميں اس شخص كا ذكر ملتا ہے جس نے ايك سو قتل كر ليے تھے، اور پھر ايك عالم دين كے پاس آيا تو اس نے اسے وہ بستى اور علاقہ چھوڑنے كا كہا تھا جہاں كے رہنے والے اہل و فساد تھے، اور يہ توبہ كى تكميل ہے.

ليكن اس لڑكى سے نكاح كے جواز كے بارہ عرض ہے كہ اس ميں علماء كرام كے ہاں اختلاف پايا جاتا ہے:

امام شافعى اور امام مالك ـ ايك روايت ميں ـ اسے مباح قرار ديتے ہيں.

اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور امام مالك ـ دوسری روایت میں ـ اس نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، لیکن پہلا قول راجح ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ایسے شخص کے بارہ میں اختلاف ہے جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا کہ آیا اس کے لیے اس عورت کی بیٹی یا ماں کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں، اور اسی طرح اگر اس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو کیا اس عورت کے ساتھ اس کا بیٹا یا اس کا باپ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، اور آیا اس سارے مسئلہ میں زنا وہ کچھ حرام کر دیگا جو صحیح نکاح میں یا فاسد نکاح میں حرام ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

امام مالك رحمہ اللہ موطا میں کہتے ہیں:

" عورت سے زنا کرنے سے زنا کرنے والے شخص پر اس کی بیٹی اور اس کی ماں سے نکاح کرنے کو حرام نہیں کرتا، اور جس نے کسی عورت کی ماں سے زنا کیا اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی، بلکہ اسے قتل کیا جائیگا، اور زنا نکاح حلال کی حرمت میں سے کچھ بھی حرام نہیں کریگا.

ابن شہاب اور زہری اور ربعیہ کا بھی یہی قول ہے، اور لیث بن سعد اور شافعی اور ابو ثور اور داود بھی اسی طرف گئے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی یہی مروی ہے اس کے متعلق ان کا فرمان ہے:

" حرام حلال کو حرام نہیں کرتا "

اور ابن قاسم نے امام مالك سے موطا میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے خلاف روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" جس کسی نے بھی اپنی ایسی بیوی کی ماں سے نکاح کیا جس کو اس نے چھوڑ رکھا ہو، تو وہ امام مالك کے ہاں اس حکم میں ہے جس نے اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا "

اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے، وہ سب کہتے ہیں: جس نے بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی.

اور سحنون کہتے ہیں:

" امام مالك کے سب اصحاب ابن قاسم کی اس میں مخالفت کرتے ہیں اور ان کا بھی کہنا ہے جو موطا میں ہے.

اور پھر اللہ عزوجل نے مسلمان کے لیے بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام کی ہے، اور اسی طرح

لونڈی ہو تو اس سے وطئ کرنے پر اس لونڈی کی ماں اور بیٹی بھی اس پر حرام ہوگی.

اور اسی طرح جس سے اس کے باپ نے نکاح یا ملك یمین یعنی لونڈی ہونے کی وجہ سے اور اس کے بیٹے نے وطئ کی ہو وہ بھی حرام ہے، تو اس میں حلال وطئ کے معنی پر دلالت ہے. واللہ المستعان.

فقہاء ـ مسلمانوں کے سب علاقوں کے اہل فتوی ـ اس پر متفق ہیں کہ: زانی پر وہ عورت جس سے زنا کیا تھا استبراء رحم کرنے کے بعد نکاح کرنا حرام نہیں، تو پھر اس کی ماں اور اس کی بیٹی سے نکاح بالاولی جائز ہوا.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

دیکھیں: الاستذکار (5 / 463 ـ 464) مختصرا.

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" راجح قول یہی ہے کہ: جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں زانی پر حرام نہیں، اور جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی بیٹی بھی زانی پر حرام نہیں؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں النساء (24).

اور ایك قرات میں " اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی ہیں .

فاعل کی بنا پر.

یہاں اللہ عزوجل نے یہ ذکر نہیں کیا کہ جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں اور اس کی بیٹی محرم عورتوں میں شامل ہوتی ہے، بلکہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے:

اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن کے ساتھ تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (23).

یہ معلوم ہے کہ جس عورت سے زنا کی گیا ہو وہ قطعی طور پر اس کی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی؛ کیونکہ اس کی عورتیں اس کی بیویاں ہیں، چنانچہ جب وہ اس کی عورتوں میں شامل نہیں تو زنا اور سفاح کو صحیح نکاح سے محلق کرنا صحیح نہ ہوا.

اس لیے جب زنا سے توبہ کر چکا ہو تو اس کے لیے اس عورت کی ماں جس سے زنا کیا تھا یا اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (7 / 38 ـ 39).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

یہ مسئلہ اختلافی ہے، اور علماء کرام کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ زنا کردہ عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ وہ لڑکی اس کے پانی سے پیدا نہ ہوئی ہو، ہماری آپ کو نصیحت یہی ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس کے دو سبب ہیں:

احتیاط کرتے ہوئے، کیونکہ وہ لڑکی اکثر علماء کے ہاں آپ پر حرام ہے.

اور اس لیے بھی کہ اس سے نکاح آپ کے لیے اس کی ماں سے قرب کا باعث ہوگا اور اس کے ساتھ رابطہ کا باعث بنےگا جس سے آپ نے زنا کیا تھا، اور ہو سکتا ہے آپ نے جس گناہ سے توبہ کر لی ہے دوبارہ اس میں پڑ جائیں.

واللہ اعلم.